سوال

جب خاوند بیوی سے کہے : اگر تم باہر نکلی تو تمہیں طلاق ، تو بیوی نے اس کی اطاعت کی اوراجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلی ، لیکن ایک بار وہ بھول گئی اور بغیر بتائے نکل گئی تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اول :

جس کسی نے بھی اپنی بیوی سے کہا : اگر تم باہر گئی تو تمہیں طلاق ، چنانچہ اگر تو وہ اپنے اختیار یاد ہوتے ہوئے باہر نکلی تو جمہور فقہاء کے ہاں اسے طلاق واقع ہو جائیگی

لیکن بعض اہل علم کہتے ہیں کہ : یہ طلاق معلق ہے ، اگر تو اس میں خاوند نے اسے باہر جانے سے روکنا مراد لیا ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی ، بلکہ بیوی کے باہر جانے کی صورت میں خاوند پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا ، اور طلاق واقع نہیں ہوگی

لیکن اگر وہ اس سے طلاق چاہتا ہو تو پھر معلق کردہ معاملہ کے پیش آنے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور بعض اہل علم کا یہی اختیار ہے

دوم :

جب معلق کردہ طلاق والا عمل بھول کر سرانجام دے لیا جائے تو جمہور فقہاء کے ہاں طلاق واقع ہو جائیگی ، لیکن شافع حضرات کے ہاں اور امام احمد سے ایک روایت میں طلاق واقع نہیں ہوگی ، شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے یہی اختیار کیا ہے ، اور المرداوی رحمہ اللہ نے اسے ہی صحیح قرار دیا ہے

دیکھیں : الانصاف (114/9).

اور اسی طرح اگر کسی دوسرے کے فعل پر طلاق معلق کی گئی ہو تو اس نے بھول کر وہ فعل کر لیا جیسا کہ صورت مسئولہ میں ہے تو شافعی حضرات کے ہاں طلاق واقع نہیں ہوگی اور راجح بھی یہی ہے

لیکن انہوں نے شرط یہ لگائی ہے کہ وہ دوسرا جس کے فعل پر طلاق معلق کی گئی ہے وہ خاوند کی کلام کی پرواہ کرنے والا ہو اور اس کی مخالفت سے بچتا ہو ، لیکن اگر وہ اس کی کلام کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تو اس کے بھول جانے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی

شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اور اسی طرح اگر خاوند نے بیوی یا کسی دوسرے کے فعل پر طلاق کو معلق کیا اور اس سے اسے روکنا یا کسی کام پر ابھارنا مراد لیا اور وہ شخص اس کی معلق کردہ کلام کی پرواہ کرنے والوں میں شامل ہوتا ہو اور دوستی وغیرہ کی بنا پر وہ اس میں مخالفت نہ کرے ، اور طلاق معلق کا اسے علم ہو اور وہ بھول کر یا جہالت کی حالت میں یا پھر مجبورا کر لے تو طلاق واقع نہیں ہوگی

اوراگر خاوند نے اسے روکنے یا ترغیب دلانا مقصود نہ لیا ہو یا پھر وہ شخص اس کی معلق کردہ کلام کی پرواہ نہ کرنے والوں میں شامل ہوتا ہو مثلا حکمران یا پھر اسے علم بھی ہو اور وہ اس عمل کو سرانجام دے تو اس نے وہ عمل کرلیا (یعنی بھول کر یا جہالت کی حالت میں یا جبرا) تو طلاق ہو جائیگی کیونکہ اس وقت تو بغیر روکنے یا ترغیب دلانے کے مقصد کے بغیر فعل پر معلق کرنا مقصود ہے " انتہی بتصرف

دیکھیں : اسنی المطالب (301/3).

ابن حجر الہیتمی نے " الفتاوی الفقھیۃ الکبری (178/4) میں ایسے ہی کہا ہے

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے کسی معاملہ پر طلاق معلق کرنے کے بعد بھول کر اسے سرانجام دینے والے کے بارہ میں یہی فتوی دیا ہے کہ اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی؛ کیونکہ طلاق واقع ہونے کی شرط یہ ہے کہ جس پر طلاق معلق کی گئی ہے وہ عمل عمدا کیا گیا ہو، اور بھول کر کرنے والے نے شرعی طور پر عمدا کام نہیں کیا "

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (47/22).

تنبیہ :

بھول جانے والے کو بطور عذر پیش کرنے والے قول کے مطابق یہ ہے کہ : طلاق کی قسم یا معلق طلاق ایسے ہی رہے گی جیسے تھی، اس لیے اگر بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر بغیر کسی عذر کے یعنی بھولے یا جبر کیے بغیر باہر گئی تو اگر خاوند نے طلاق کا مقصد لیا تھا تو طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر خاوند کا ارادہ طلاق نہ تھا تو خاوند کو قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

95528